Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۶ شہادت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۶ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

بخار سے تو اب آرام ہے مگر کمزوری ابھی باقی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور عمر میں بہت برکت دے ۔ آمین

ربوہ ۱۶ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

گلے میں تکلیف ہے اور سر میں بھی درد ہے ۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی اچھی نہیں ہے

احبابِ جماعت توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کے فرزند اکبر نواب محمد احمد خان صاحب کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور صحت و عافیت کیساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۶ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ

مرزا شمیم احمد صاحب بدستور علیل ہیں

علاج دو اڑھائی مہینے تک جاری رہیگا۔

احبابِ جماعت محترم مرزا شمیم احمد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن سول ہسپتال ساہیوال میں ہو رہا ہے احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبد المنان شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا ایک زبردست طاقت ہے اور خُدا شناسی کا واحد ذریعہ ہے

اِنسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے

(۱) "جو دُعا سے منکر ہے وہ خُدا سے منکر ہے ۔ صرف ایک دعا ہی ذریعہ خُدا شناسی کا ہے ... اصل میں خُدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے ۔ اگر وہ دِل کے قفل نہ کھولے تو اور کون کھول سکتا ہے ۔ اگر وہ چاہے تو ایک کُتّے کو عقل دے سکتا ہے کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صا ، صا)

(۲) "اِسلام سے سچی مُراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرلے مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اِس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے ۔ انسان کمزور ہے جب تک دُعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کرسکتا۔ خود اللہ تعالیٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعفِ حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے ۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے ۔ اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے ۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۹۲)

تربیت کا نادر موقع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۸ شہادت (اپریل) تا ۲ ہجرت (مئی) منعقد ہو رہی ہے ۔ اس کلاس کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ :-

" بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی حاضری اس کلاس میں لازمی ہے"

اسی طرح ۱۹۷۱ء کی تربیتی کلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا :-

"مغربی پاکستان میں ۷۰۴ مجالس ہیں اُن کے توسب نمائندے آنے چاہئیں"

حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر تمام امراء کرام، مربیانِ سلسلہ اور قائدین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت اور مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ بھیجنے کی ضرور سعی فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

نمائندگان ۱۷ اپریل بروز جمعرات شام تک ایوانِ محمود تشریف لے آویں۔

خاکسار
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۵۴ھش
۱۶ اپریل ۱۹۷۵ء

نصرتِ الٰہی کے دو خاص پہلو

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ کافروں کا بھروسہ اپنی تدبیروں اور مخالفانہ منصوبوں پر ہوتا ہے جبکہ مومنوں کا تمام تر بھروسہ خدا تعالیٰ کی نصرت پر ہوتا ہے۔ وہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ خدا ان کے ساتھ ہے وہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (المومن آیت ۵۲) کے وعدہ کو انکے حق میں بھی ضرور پورا فرمائیگا۔ قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو ثبات قدم عطا فرماتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ راہِ حق میں پیش آنے والی ہر قسم کی تکالیف کو ہنسی خوشی برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اُنہیں یقین ہوتا ہے کہ ایک دن یہ سب تکالیف ختم ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے امن و سکون اور راحت و آرام کا زمانہ لے آئیگا۔ یہ یقین ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آنے دیتا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کی مخالفانہ تدبیروں میں ناکام کرتا چلا جاتا ہے۔ ان کے وہ نتائج نہیں نکلتے جن کی انہیں امید ہوتی ہے۔ اس طرح وہ ظاہری قوت اور طاقت رکھنے کے باوجود ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی سے دوچار ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس کے بالمقابل حق پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایمان لانے والوں کو اس شان سے اپنی تائید و نصرت سے نوازا کہ ایک طرف کفارِ مکہ کے انتہائی شدید مظالم ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش پیدا نہ کر سکے۔ وہ کمال صبر کے ساتھ ان مظالم کو برداشت کرتے چلے گئے۔ وہ کیوں نہ ان مظالم کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے جبکہ خدا تعالیٰ خود انہیں اپنے وعدہ کے عین مطابق ثباتِ قدم کی نعمت سے مالا مال فرما رہا تھا۔ اُس نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا تھا:-

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ (محمد آیت ۸)

ترجمہ:- اے مومنو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور (وہ مدد اس شکل میں ظاہر ہوگی کہ) وہ تمہارے قدموں کو مضبوط کر دیگا (یعنی کفار تمہیں راہ حق سے بھٹکانے میں ہرگز بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے)۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ہر قسم کی تکالیف اور مصائب صبر سے برداشت کرنے والوں کی اس رنگ میں مدد فرمائی کہ کفارِ مکہ کی تمام مخالفانہ تدبیروں اور منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ وہ جو بھی تدبیر کرتے تھے اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کر رکھ دیتا تھا اور وہ کفِ افسوس ملتے رہ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُنہیں ثبات قدم عطا کرے گا وہاں ساتھ ہی ان سے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ وہ اس رنگ میں بھی ان کی مدد کریگا کہ کفار کی کسی تدبیر کو ان کے خلاف کارگر نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ اس نے کفار کی مخالفانہ تدبیروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (محمد آیت ۹)

ترجمہ:- اور جنہوں نے کفر کیا اُن پر افسوس ہے اور خدا اُن کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مومنوں کو اُس کی تائید و نصرت حاصل ہے جبکہ کافر اپنی کثرتِ تعداد اور قوّت و طاقت اور اقتدار کے باوجود اُسکی تائید و نصرت سے محروم ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ (محمد آیت ۱۲)

ترجمہ:- یہ (اس لئے ہوگا) کہ اللہ مومنوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

اب کون نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تائید و نصرت کا خدائی وعدہ اس شان سے پورا ہوا کہ وہی کفارِ مکہ جنہوں نے اپنی کثرتِ تعداد اور قوت و اقتدار کے نشہ میں بدمست ہوکر مسلمانوں کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں سراسر ناکام رہے۔ وہ کیوں نہ ناکام ہوتے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے بموجب اپنی تائید و نصرت کے ایک زندہ نشان کے طور پر مسلمانوں کو ثباتِ قدم عطا فرما رہا تھا اور کفار کی ہر تدبیر کو بے اثر بنا رہا تھا چنانچہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام دنیا میں غالب آیا اور آ کر رہا۔

ایسا اس لئے ہوا کہ وہ لوگ جو صداقت کو قبول کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مضبوط دلیل پر قائم ہوتے ہیں ان کے عزم کو اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے کبھی توڑنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر حق مشتبہ ہو کر رہ جائے اور کبھی غالب آ ہی نہ سکے۔ خدا تعالیٰ جنہیں خود اپنی طرف سے عطا کردہ دلیل پر مضبوطی سے قائم کرتا ہے انہیں وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنے والوں کے مقابلہ میں کامیاب کرکے رہتا ہے اور اس طرح حق کو دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے۔ اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ (محمد آیت ۱۵)

ترجمہ:- کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک مضبوط دلیل پر قائم ہوتا ہے ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جن کے بُرے اعمال انہیں خوبصورت کرکے دکھائے گئے ہوں اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوں۔

یعنی یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اپنے رب کی طرف سے مضبوط دلیل پر قائم ہوں ان کو اُس بُرے انجام سے دوچار ہونا پڑے جو خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنے والوں کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ ابتدائی مشکلات و مصائب کے باوجود ان کے لئے جو مَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ کے مصداق ہوتے ہیں انجام کار غالب آنا مقدر ہوتا ہے اور وہ غالب آکر رہتے ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت ان کے موعود غلبہ کی راہ میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔

الغرض جنہیں اللہ تعالیٰ غلبۂ حق کے لئے کھڑا کرتا ہے وہ اس کی طرف سے بہت مضبوط دلیل پر قائم ہوتے ہیں اور مضبوط دلیل پر قائم ہونے کے باعث مِن جانب اللہ وہ ثباتِ قدم کی نعمت سے مالا مال کئے جاتے ہیں۔ کوئی دُکھ مصیبت اور مخالفین کی طرف سے روا رکھا جانے والا کوئی ظلم بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ پوری مضبوطی کے ساتھ راہِ حق پر قائم رہتے ہوئے اس پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مخالفینِ حق کی کوئی تدبیر بھی کامیاب نہیں ہو پاتی۔ وہ طاقتور ہونے کے باوجود ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی سے دوچار ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کی مخالفتوں کے علی الرغم حق غالب آتا چلا جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حق پرستوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایک طرف وہ انہیں ثباتِ قدم عطاء کر رہا ہوتا ہے اور دُوسری طرف وہ ان کے مخالفوں کی تدبیروں کو ناکام بنا رہا ہوتا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گھانا کی انچاسویں ۴۹ سالانہ کانفرنس

ایمان افروز تقاریر، ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر اور گورنر کا بصیرت افروز خطاب

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ملکی پریس میں وسیع اشاعت

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم گھانا

جماعتہائے احمدیہ گھانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس امسال ۹، ۱۰، ۱۱ صلح ۱۳۵۴ ہش / جنوری ۱۹۷۵ء سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی حسب سابق مقررہ وقت سے بہت پہلے جماعتی رسالے گائیڈنس میں کانفرنس کا تفصیلی پروگرام شائع کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کے تمام اخبارات اور ریڈیو میں وسیع پیمانے پر اعلانات کئے گئے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم ایکٹنگ امیر نے کانفرنس کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مکرم مرزا لئیق احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کی سربراہی میں ایک مجلس منتظمہ قائم کر دی جس نے اپنے تمام فرائض بڑی قابلیت اور فرض شناسی سے ادا کئے اور مہمانوں کی رہائش، بجلی اور پانی کی فراہمی اور جلسہ گاہ کی تیاری وغیرہ کے تمام انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئیے۔

شمع رسالت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے مسیح پاک علیہ السلام کے غلام اور خلافت حقہ کے شیدائی مقامی مرکز احمدیت میں دو تین دن پہلے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے لیکن جوں جوں کانفرنس کا وقت قریب آتا گیا، یہ قافلے بیسیوں اسپیشل بسوں اور کاروں کے ذریعہ درود شریف پڑھتے ہوئے اسلامی نغمے اور مہدی علیہ السلام کے ترانے گاتے ہوئے جوق در جوق سالٹ پانڈ پہنچتے رہے اور یہ سلسلہ کانفرنس شروع ہونے کے وقت تک جاری رہا۔ اس دفعہ مہمانوں کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ اور غیر معمولی تھی۔ ہمارے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً بارہ ہزار جاں نثاروں نے اس جلسہ کی برکات اور روحانی ماحول سے استفادہ کرنے کی توفیق پائی۔

۱۰ جنوری کا دن نماز تہجد سے شروع کیا گیا۔ احباب کرام کے جذبہ ایمان اور شوق کا اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ باجماعت نماز تہجد میں بلا استثناء تمام افراد جماعت مرد عورتیں اور بچے حتی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھائے ہوئے اور پیٹھ پر باندھے ہوئے مائیں بھی شامل تھیں۔ اور یہاں تک کہ جو شخص بھی تہجد کی نماز سے قبل سالٹ پانڈ پہنچ چکا تھا وہ بھاگ کر نماز میں شامل ہو گیا تھا جلسہ گاہ سے ملحقہ فٹ بال کی وسیع و عریض گراؤنڈ میں بیسیوں لمبی لمبی قطاروں میں باجماعت نماز تہجد ادا کرتے ہوئے حضرت امام الزمانؑ کے غلام آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام اور قرآن پاک کے ہزاروں عشاق عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے اور انہیں دیکھکر دل ایک دفعہ پھر اس یقین سے پُر ہو گیا اور روح کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا کہ احمدیت کے ان موتیوں کی بے تابیوں سے پُر دعائیں اور آہ و زاری رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور توحید باری اور محمد عربی صلعم کے جھنڈے کی عظمت کو اکناف عالم میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کریگی

نماز تہجد کے بعد مکرم سلیمان حسن صاحب نے حاضرین کو مختصراً چند نصائح کیں۔ پھر نماز فجر کے بعد محترم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے جماعتہائے احمدیہ گھانا کے اس نمائندہ اجتماع سے پہلی دفعہ خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر مقامی زبان میں تھی جس میں آپ نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور میں خدا تعالیٰ کی حمایت، مدد اور نصرت کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ تقریر کے دوران آپ کے جذبہ ایمانی اور عزم اور جوش نے حاضرین پر بھی ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری کر دی تھی اور ایسا سماں پیدا ہو گیا تھا جس سے یہ حقیقت اور زیادہ واضح اور روشن ہو گئی کہ مسیح محمدی علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی اور طاغوتی طاقتوں کی کوششیں کسی رنگ میں بھی اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گی۔

جلسہ گاہ

حسب سابق بحر اوقیانوس کے کنارے ناریل کے گھنے باغ کو رنگ برنگی جھنڈیوں، پوسٹروں اور بڑے بڑے جھنڈوں سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ نہ صرف سٹیج اور مہمانان خصوصی کے لئے کرسیوں کا بندوبست تھا بلکہ تمام حاضرین کے لئے کرسیوں بینچوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل جب حاضرین درود شریف پڑھتے اور مہدی موعود علیہ السلام کی آمد کے ترانے گاتے ہوئے قطار در قطار گروہوں کی شکل میں جوق در جوق جلسہ گاہ میں جمع ہونا شروع ہوئے اور مقررہ مقامات پر اپنے اپنے حلقوں میں تنظیم سے بیٹھنا شروع ہو گئے تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو خداوند کریم کی دی ہوئی خوشخبری کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی سچائی کا جیتا جاگتا ثبوت ہمیں ملا۔ مسیح محمدی کی روحانی فوج کے یہ دلبر سپاہی جو خداوند کریم کے پاک کلام کی سچائی کا نشان ہیں یہاں پر یہ عزم دوہراتے آئے تھے کہ جب تک دنیا سے کفر پوری طرح مٹ نہیں جائے گا۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا میں مکمل طور پر قائم نہیں ہو جائے گی ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ کاروان احمدیت کا یہ حسین مجمع جو نظم و ضبط کی ایک بے نظیر مثال تھا دیکھ کر جسم کا ذرہ ذرہ بے اختیار خداوند کریم کی حمد کے جذبات سے سرشار ہو جاتا۔

افتتاحی اجلاس

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم باوجود شدید کمزوری اور نقاہت کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی سننے اور دعاؤں میں شامل ہونے کے لئے محترم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم قائمقام امیر کی معیت میں جلسہ گاہ پہنچے تو مجلس عاملہ اور بزرگ طلباء نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ان کے سٹیج پر پہنچتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے فلک بوس اسلامی نعروں سے دیر تک گونجتی رہی۔ اور جب لوگوں نے اپنی کرسیوں کو سنبھالا تو مکرم الحاج ممتاز بیگ آدھر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم عبدالمالک صاحب آدم نے تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمہ کے ساتھ کیا۔ تلاوت کے بعد جماعت احمدیہ وا (WA) کے اطفال کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم عربی کلام کو نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

ٹھیک ۹ بجے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کا افتتاحی خطاب شروع ہوا آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیار سے بھرپور انتہائی ولولہ انگیز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور اقدس نے ازراہ شفقت اس موقع کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اسے سنتے ہی حاضرین کے چہرے خوشی اور بشاشت اور ممنونیت کے جذبات سے چمک اٹھے غلبہ اسلام کے آسمانی بشارت اور اس کی خاطر قربانیوں کی تلقین سنکر پورے مجمع میں عزم و ہمت کی ایک تازہ لہر دوڑ گئی اور ایک بار پھر بے اختیار اسلامی نعروں کے ذریعہ انہوں نے اپنے جوش اور ولولہ کا اظہار کیا۔ حضور اقدس کے پیغام کا پورا متن الفضل کی کسی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے محترم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے سربراہ مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا جو این۔ آر۔ سی کے سیکرٹری نے تحریر کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ یہ اس دعوت نامے کے جواب میں تھا جو مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کی قیادت میں جماعت کے ایک وفد کی سربراہ مملکت سے ملاقات کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا تھا۔ ملاقات کے دوران قائمقام امیر صاحب نے انہیں قرآن پاک اور دیگر اسلامی کتب کا ایک سیٹ بطور تحفہ بھی پیش کیا تھا۔ یہ ملاقات ۴ر جنوری ۱۹۷۵ء کو ہوئی تھی اور ۵ر جنوری کے تمام اخبارات نے اسے بے حد اہمیت دیتے ہوئے بڑی نمایاں سرخیوں کے ساتھ اپنے پہلے صفحات پر شائع کیا۔ اس پیغام میں تحریر تھا کہ ۱۳ جنوری کو موجودہ حکومت کی تیسری سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ اس لئے چیئرمین صاحب آپ کی کانفرنس میں شمولیت سے قاصر ہیں۔ تاہم انہیں اس محرومی کا بے حد افسوس ہے اور وہ آپ کے اجتماع کی انتہائی کامیابی کے لئے خواہشمند ہیں۔ نیز لکھا تھا:۔

He is confident that your deliberations will lead to the promotion of moral and spiritual excellence in ghana.

کہ انہیں یقین ہے کہ کانفرنس میں احتیاط اور دوراندیشی سے جو تقاریر کی گئیں ان کے نتیجہ میں گھانا میں اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار کو نمایاں مقام پر پہنچانے میں مدد ملے گی۔ یہاں ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ اگلے روز پریڈ گراؤنڈ میں سنٹرل ریجن کے کمشنر کو مہمان خصوصی کے طور پر دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ چیئرمین نے انہیں ٹیلیفون پر ہدایت کی کہ وہ اس کانفرنس میں ضرور شامل ہوں اور حاضرین کو میری طرف سے مبارکباد دیں اور ان تک میری نیک خواہشات پہنچائیں اور انہیں بتا دیں کہ غیر معمولی مصروفیت کی مجبوری کی وجہ سے میں ان کے ساتھ شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن میری روح اور میری نیک تمنائیں بہرحال آپ کے ساتھ ہیں

ان پیغامات کے علاوہ بعض دیگر نامور لوگوں اور پیراماؤنٹ چیفوں کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغامات اور کانفرنس کی کامیابی اور برکت کے لئے خواہشات کے جذبات موصول ہوتے تھے۔ مکرم مولوی صاحب نے ان کا بھی ذکر فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے افتتاحی خطاب کے شروع میں فرمایا کہ گھانا کے ایک باشندے کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے اس ملک کا امیر و مشنری انچارج مقرر کیا جانا گھانا میں احمدیت کی تاریخ کے ایک سنہری دور اور روشن مستقبل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ ایک چیلنج بھی ہے

آپ نے واضح فرمایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔۔۔ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض قرآن پاک کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں قائم کرنا ہے۔ اور آپ کے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود آج بھی ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا اور وہ آج بھی اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے جیسے وہ پہلے کیا کرتا تھا۔ مولوی صاحب نے اس ملک میں احمدیت کی ابتداء کا ذکر کیا اور بتایا کہ ۱۹۲۱ء میں اس کی تبلیغ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ ہوئی اور آج مبلغین کی بے نفس اور انتھک کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کی روحانی خدمات کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے لئے دیگر بے لوث خدمات کا تذکرہ بھی کیا۔ اس ضمن میں خاص طور پر سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کی مثال پیش کی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے جماعت کو یاد دلایا کہ افریقہ کا مستقبل بے حد روشن ہے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ عزت اور بزرگی کسی خاص قوم یا ملک کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی خوشخبری کا خاص طور پر ذکر کیا جبکہ افریقہ غیر ملکی استعمار کی غلامی اور ماتحتی میں تھا۔ حضور نے فرمایا تھا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کو دیوار پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ افریقہ کی آزادی اور ترقی کے دن بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد گولڈ کوسٹ (گھانا) نے آزادی حاصل کر لی تھی اور پھر دوسرے افریقی ملکوں نے بھی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کر دی تھی۔ اس کے ساتھ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس بشارت کا ذکر بھی کیا جس کا حضور نے اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران اعلان فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت دور نہیں جب افریقن جو آج تک طالب علم سمجھے جاتے رہے ہیں وہ دنیا کے استاد بن جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مولوی صاحب نے افریقہ کے باشندوں کو یہ تلقین بھی کی کہ اس انقلاب کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور زندگی کے مادی تصور سے ذہن کو آزاد کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے طریق نہ بدلیں۔ اس کے بعد انہوں نے ملک میں بعض معاشرتی برائیوں کا ذکر کر کے ان سے سوسائٹی کو پاک کرنے کی ضرورت پر زور دیا لیکن یہ حقیقت بھی واضح کر دی کہ جب تک خدا تعالیٰ پر اور یوم حساب پر پختہ یقین اور ایمان نہیں ہوتا یہ مقصد حقیقی رنگ میں حاصل کرنا بہت مشکل امر ہے۔ آپ نے قرآن پاک کی انقلابی تعلیم کا ذکر کر کے اس کے اعجاز اور تاثیر کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی ترقی کی مثال سے واضح کیا اور آج بھی اس پر عمل کے نتیجہ میں اسی قسم کے انقلاب اور ترقی کی مسلمانوں کو خوشخبری دی۔

آخر میں مولوی صاحب نے اس ملک میں اسلام اور قوم کی تعمیر و ترقی اور امن و استحکام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کرنے اور دعاؤں کی تلقین کی۔ نیز حکومت اور عوام کو یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ اس معاملہ میں کبھی بھی قوم کو ناامید نہیں کرے گی۔ تقریر کے بعد آپ نے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کانفرنس کے افتتاح کا اعلان کیا۔

للّٰہی سفر اور روحانی تجربات

امسال جلسہ سالانہ ربوہ میں گھانا کی طرف سے نمائندگی کرنے والا دو افراد پر مشتمل وفد بھی کانفرنس سے قبل واپس وطن پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ افتتاحی دعا کے بعد مکرم مومن عبد سعید صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سیکنڈری سکول واکے نے نہایت عمدہ رنگ میں اپنے سفر کے حالات اور ربوہ اور قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے تجربات بیان کئے۔ جماعت کی نماز اور ہر رنگ مسلمانوں سے ملاقات کی تفاصیل اور سب سے بڑھ کر اپنے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ساتھ والہانہ ملاقات آپ کے ایمان افروز بے حد قیمتی ارشادات اور آپ کی شفقت اور پیار کے گہرے احساس کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا کسی گہری یاد میں کھو جانا تمام حاضرین کو بیقرار کر دیتا تھا۔ انہوں نے بہت سے واقعات اور تجربات بیان کئے اور مثالوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ اس زمانہ میں صرف احمدیت کے ذریعہ ہی اقوام عالم کو اسلامی تعلیم کے مطابق امن اور اخوت کے ساتھ متحد کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے اس للّٰہی سفر میں جو چیز خاص طور پر نوٹ کی اور محسوس کی وہ دنیا کے مختلف علاقوں، قوموں اور طبقوں سے تعلق رکھنے والے مومن احمدیوں کا آپس میں مساوات کا جذبہ اور محبت و اخوت اور پیار کا وہ سلوک ہے جو صرف حقیقی بھائیوں میں پایا جا سکتا ہے۔ اور اس چیز کو ہر موقعہ پر اپنے ربوہ اور قادیان کے قیام کے دوران ہر لمحہ مشاہدہ کیا۔ مکرم سعید صاحب اور وفد کے دوسرے ممبر مکرم سفیان صاحب نے بہت سے ایمان افروز اور غیر معمولی اور معجزانہ واقعات کا ذکر کیا ہر دو تقاریر کے دوران حاضرین کے جذبات بے قابو ہو رہے تھے اور اسلامی نعروں سے فضا بار بار گونجتی رہی۔ مقررین کی روحانیت میں ایک خاص تبدیلی اور چہروں کے عجیب سکون اور بشاشت نے حاضرین کے اندر بھی نئی روح اور ولولہ پیدا کر دیا جو ان کی آنکھوں سے ایک خاص قسم کی چمک سے واضح ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص کا دل اس خواہش سے دھڑک رہا تھا کاش وہ بھی اپنی زندگی میں اس روحانی تجربہ اور برکت کو حاصل کرنے کے قابل ہو سکے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا سکے۔ بہت سے احباب نے بعد میں مجھ سے ذکر بھی کیا کہ ان کے دلوں میں ربوہ پہنچنے کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے اور اب وہ اس سعید گھڑی کے منتظر ہیں جب قسمت انہیں اپنے آقا کے قدموں میں حاضر ہونے کے قابل بنا دے گی جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات کے بعد مکرم یوسف احمد صاحب آڈوسی اور خاکسار میر عبدالرشید تبسم نے تقاریر کیں۔ جن کے بعد صدر مجلس نے اپنے مختصر ریمارکس کے ساتھ پہلے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

(باقی)

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۳)

قیادت تربیت مجلس انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۵)

مسل ۲۱۹۷۷

میں سکینہ بی بی بیوہ چوہدری خان محمد گھمن صاحب قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت جنوری ۱۹۶۰ء ساکن ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر وصول شد -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سکینہ بی بی بیوہ چوہدری خان محمد گھمن صاحب۔ گواہ شد محمد اسلم باجوہ ولد چوہدری نبی بخش صاحب ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد سعید احمد ولد چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۱۹۷۸

میں ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف باجوہ صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شد -/۳۲ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۴ تولے مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب باجوہ ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد اسلم باجوہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد سعید احمد ولد محمد اسلم باجوہ ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۱۹۷۹

میں مسعودہ خانم زوجہ ملک مظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال حال سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ مسعودہ خانم زوجہ ملک مظفر احمد صاحب سیکنڈ ہیڈ کوارٹر ڈسٹرکٹ گارڈ A-267 سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد ملک مظفر احمد (خاوند موصیہ) گواہ شد محمد دین انور ولد مہر دین صاحب A-151 سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

مسل ۲۱۹۸۰

میں محمودہ سلطانہ زوجہ میاں نذیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے
۲- زیور طلائی ۲ ۱/۴ تولہ مالیتی -/۲۰۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ محمودہ سلطانہ زوجہ میاں نذیر احمد صاحب A-760 سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نذیر احمد ولد عبد المجید صاحب (خاوند موصیہ) گواہ شد مجید احمد حمید ولد میاں نذیر احمد صاحب سرگودھا۔

مسل ۲۱۹۸۱

میں ناصرہ بیگم زوجہ قریشی رشید احمد صاحب قوم سید قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۷ ماشہ مالیتی -/۱۱۴۸ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ناصرہ بیگم زوجہ قریشی رشید احمد صاحب مکان ۱۴۴ عبد اللہ کالونی سرگودھا۔ گواہ شد قریشی رشید احمد (خاوند موصیہ)۔ گواہ شد محمد دین انور ولد مہر دین صاحب A-151 سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

(باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر مسجد دارالنصر غربی ربوہ میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے مکرم شریف احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح تین ہزار تین سو روپیہ حق مہر پر عزیزہ ناصرہ بیگم بنت مکرم اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار محلہ دارالنصر غربی ربوہ کے ساتھ پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبد الجبار خان صاحب ۲۴/ش محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام قادر صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۴/ش واقع محلہ دارالرحمت والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) حکومت بی بی صاحبہ بیوہ (۲) عبد الوہاب صاحب (۳) عبد الحکیم خان صاحب (۴) غلام عائشہ صاحبہ۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۴/ش میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا عرصہ دراز سے تبخیر معدہ اور جوڑوں کے درد سے بیمار چلے آرہے ہیں اب تو کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے انکی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے (شیخ نصیر احمد انصاف کلوم سٹور فیصل آباد) (لائلپور)

ہر قسم کے قابل اعتماد اور خوبصورت اور پائیدار سٹین لیس سٹیل کے برتن، پریشر ککر، تیل کے چولہے اور ٹرالیاں بارعایت خریدنے کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں:۔
الفلاح ٹریڈرز
ٹرنک بازار سیالکوٹ

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے
بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔
فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۲۵ فیصدی کمیشن
مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۱۷

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس نصرت جہاں کے تحت جماعت احمدیہ کے ذریعہ سیرالیون میں قائم ہونے والے
پہلے مسلم گرلز سیکنڈری سکول کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی پُروقار تقریب

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بخشی کہ وہ سیرالیون کی مسلمان بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ ادارے کا انتظام کرے۔ اس مقصد کے لئے مبوڈو کے مقام پر پہلے مسلم گرلز سیکنڈری سکول کی ابتداء کی گئی۔ اس سکول کی عمارت کا سنگِ بنیاد ۲۲ فروری ۱۹۷۵ء کو مسٹر اے۔ اے کرومہ ڈپٹی جنرل منیجر سیرالیون ڈائمنڈ کارپوریشن نے رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس تقریب میں پیراماؤنٹ چیف، سیکشن چیفس ٹاؤن چیفس اور کمارا چیفڈم کے متعدد قبائلی سرداروں کے علاوہ جناب کے بی باماجنا نائب وزیرِ دفاع اور جناب ایس۔ بی۔ ایم۔ فانیا لیڈر آف سیرالیون ہاؤس آف پارلیمنٹ نے بھی شرکت کی۔ معززینِ شہر بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔

سنگِ بنیاد رکھنے کی اس پُروقار تقریب کا آغاز خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کیا گیا۔ مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں نے بھی اپنے طریق کے مطابق دعا کی۔ جناب کے۔ بی۔ باماجنا نائب وزیرِ دفاع نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور ان کی بے حد تعریف کرتے ہوئے وہاں کے عوام سے جماعت سے تعاون کی اپیل کی۔ آپ نے فرمایا کہ "میں یہ جانتا ہوں کہ احمدی لوگ ہم سے زیادہ اسلام سے واقف اور باعمل مسلمان ہیں۔ عربی کا علم ہم سے زیادہ رکھتے ہیں۔ نیز احمدیہ مسلم مشن سیرالیون میں تعلیمی و طبّی میدان میں جو خدمات سرانجام دے رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اس لئے ہم نے اس مشن کو یہاں سکول کھولنے کی دعوت دی۔"

جناب نائب وزیرِ دفاع نے اپنی تقریر میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت واضح کی اور بتایا کہ ملک کی ترقی کے لئے عورتوں کی تعلیم انتہائی ضروری ہے۔ حاضرین سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا کہ اب جبکہ یہ گرلز سکول یہاں شروع ہو چکا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم سب مل کر اس کی تعمیر و ترقی کے لئے پوری کوشش کریں۔ یہ ہمارا اپنا سکول ہے یہاں ہماری ہی لڑکیاں تعلیم حاصل کریں گی۔ پس میں عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ آیئے ہم اپنا آخری دھیلہ تک بھی اس کارِ خیر میں صرف کر دیں اور تاریخ میں اپنا نام زندۂ جاوید کر جائیں۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد سکول کے پرنسپل مکرم نذیر احمد صاحب بشیر ایم۔ ایس سی نے سکول کی رپورٹ پیش کی اور اسلامی نقطۂ نظر سے عورت کی تعلیم و تربیت اور ماں کے مقدس مقام کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے احادیث کی روشنی میں واضح فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور اسی فرض کی باحسن تکمیل کی غرض سے جماعت احمدیہ اس علاقہ میں یہ سکول جاری کر رہی ہے۔

اس تقریب میں محترم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے احمدیہ مشن کی نمائندگی فرمائی اور علاقہ کی سرکردہ شخصیتوں، مقامی انتظامیہ اور دوسرے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے نصرت جہاں سکیم کے اجراء کا پس منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ہمارے پیارے آقا نے خدا تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت پورے مغربی افریقہ میں انسانیت کی خدمت کا منصوبہ بنایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے جاری ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے مغربی افریقہ میں عموماً اور سیرالیون میں خصوصاً جماعت احمدیہ کی تعلیمی و طبّی خدمات کا ذکر فرمایا اور لوگوں کو یقین دلایا کہ احمدیہ مشن آپ کی خدمت کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے گا۔ آپ نے سکول کی عمارت کے لئے نصرت جہاں کلینک مسنگبی اور نصرت جہاں سکول مسنگبی کی طرف سے ایک ایک صد لیون کے عطیہ کا اعلان بھی فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ مزید احباب نے بھی مالی و اخلاقی معاونت کا یقین دلایا۔

اِن تقاریر کے بعد سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے۔

اگرچہ یہ سکول اپنے ابتدائی دور میں ہے مگر طالبات کو ہر قسم کی تعلیمی اور نصابی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ ماڈرن مضامین پڑھانے کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کا بھی اعلیٰ انتظام ہے۔ سلائی کڑھائی پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور صحت کا معیار برقرار رکھنے کیلئے کھیلوں کا بھی انتظام ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں ربوہ

دردمندانہ درخواستِ دعا

(محترمہ زینب حسن صاحبہ سرور روڈ لاہور چھاؤنی)

میری ہمشیرہ فاطمہ بائی بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین رضی اللہ عنہ حیدرآباد دکن میں اپنے خاوند سیٹھ محمد فاضل الدین صاحب، اپنی بیٹی اور ایک نو عمر نواسی کے ساتھ رہتی ہیں۔ ان کی بیٹی عزیزہ مبارکہ تقریباً چونتیس سال سے صاحبِ فراش ہے۔ گویا تقریباً تمام عمر ہی بیماری کی نذر ہو گئی۔ طبیبوں کے نزدیک مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں میری ہمشیرہ اپنی بیٹی کی مسلسل تیمارداری کر رہی ہیں۔ اگرچہ اب ان کے قویٰ بھی کمزور ہو چکے ہیں مگر اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کو حرزِ جان بنا کر اس آزمائش کے وقت کو گزار رہی ہیں۔ چند روز ہوئے ان کے ہاں چوری کا ایک ایسا دہشتناک واقعہ ہو گیا جس نے ان کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیا اور قوتِ برداشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور سب احمدی بھائی بہنوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ میری ہمشیرہ کو مزید آزمائش سے بچائے، انہیں حوصلہ اور ہمت دے، ہر شر سے محفوظ رکھے نیز وہ خدا جو موت اور حیات کا مالک ہے عزیزہ مبارکہ پر رحم فرما کر اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(زینب حسن ۲۹۵/۶ سرور روڈ۔ لاہور کینٹ)

تحریکِ جدید کے وعدہ جات کی آخری تاریخ
۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال تحریکِ جدید کے وعدہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل مقرر ہوئی ہے۔ تاحال متعدد جماعتوں کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچے۔ امراء اضلاع کو صورتِ حال سے آگاہ کیا جا چکا ہے براہِ کرم وہ فوری توجہ فرمائیں تاکہ مقررہ تاریخ تک ہر جماعت کے وعدے مرکز میں پہنچ جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

اپنے گھر کی تعمیر کے ساتھ خدا کے گھر کا خیال

مکرم میاں محمد صدیق صاحب شاکر لاہور سے مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم میاں عباس علی صاحب کو خدا کے فضل سے لاہور میں نیا مکان بنانے کی توفیق ملی ہے اور انہوں نے اس خوشی میں ۵۰/۔ روپیہ مساجد فنڈ کیلئے بھجوائے ہیں۔ اسی طرح ہر احمدی کو اپنے گھر کی تعمیر کے ساتھ خدا کے گھر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کے لئے نیا مکان ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ولادت

۳ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے میرے بہنوئی جناب انتصار احمد صاحب کراچی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری احمد جان صاحب (مرحوم) آف کراچی کا پوتا اور پیر نصیر احمد صاحب سوئی گیس لائلپور کا نواسا ہے۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(نوید اسلام بنت پیر نصیر احمد صاحب لائلپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندہ جات ہیں اور لازمی ہیں۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ